تحفظ و اتحاد مدارس عربیہ

خیر المدارس ملتان میں اتحاد المدارس العربیہ کی تشکیل کے موقع پر کی گئی تقریر

خطبہ مسنونہ : صدر محترم و اکابرین ۔ آپ کے سامنے بزرگوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور یہ حقیقت ہے کہ اس وقت حکومت کا جو ارادہ ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ وہ دین کا استحصال کرے کارخانوں کا زمینوں کا استحصال کرلیا اب وہ دین کو بھی اپنی لونڈی بنانا چاہتے ہیں ۔ جیسے اکبر نے دین کے نام سے لادینی تحریک چلائی بالکل یہی مقصد ہے اور یہ حقیقت ہے کہ ہمارے ملک میں انگریز کے ساتھ اصل جہاد علماء نے کیا ہزاروں علماء پھانسی کے تختے پر لٹکائے گئے بڑے بڑے مقدس لوگ شہید ہوئے لیکن اس کے نتیجہ میں عیسائیت اس ملک میں قدم جمانے کی سعی میں کامیاب نہ ہوئی ۔ مولانا محمد قاسم صاحب نے جہاد کے ان مرحلوں کے بعد دارالعلوم دیوبند کی بنیاد رکھی ۔ ایک استاد ملا محمود اور شاگرد محمود جو آگے چل کر شیخ الہند بنے درخت کے نیچے بیٹھ کر ۔ اور انگریز نے تشدد سے کام لیا ۵۷ء کے جہاد میں ۔۔۔۔۔۔ اس کے بعد سرسید نے علی گڑھ کی بنیاد رکھی اور بے شمار مشن بھی یورپ سے تبلیغ کے لئے آتے رہے مگر اسلام ان تمام مخالفتوں اور آلات حرب و ضرب کے باوجود باقی ہے ۔ دارالعلوم دیوبند اور اس زمانے کے دیگر مدارس عربیہ کی برکت تھی حکومت یہ سمجھتی ہے کہ اس ملک میں جب تک یہ مدارس ہوں گے اس کے شاطرانہ چالوں کو قطعاً غلبہ نہیں ہو سکتا ۔ ایوب خان جیسے جابر حاکم نے جب دین میں مداخلت کی عائلی قوانین آرڈیننس کے ذریعہ نافذ کئے تو اس موجودہ وزیر اعظم (بھٹو) نے اس کو مشورہ دیا تھا کہ جتنے مولوی ہیں ان کو پکڑ کر سولی پر چڑھا دو ۔ محمد ایوب خان نے اس دور میں کسی سے کہا تھا کہ ہم ایک دارالعلوم دیوبند کا واویلا کرتے تھے اب تو پاکستان میں گھر گھر میں دارالعلوم بنا دیا ۔ اللہ تعالیٰ دین کی حفاظت فرماتے ہیں انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون لیکن وہ ہمارا امتحان بھی لینا چاہتے ہیں کہ ان کی ہمتیں کتنی ہیں بس یہ ہمارا امتحان ہے وان تتولوا یستبدل قوما غیرکم ثم لا یکونوا امثالکم اگر ہم نے اس وقت سستی کی کچھ پرواہ نہ کی تو بخارا جیسا انجام ہو سکتا ہے بخارا پر علماء طلبہ کا غلبہ تھا مگر غفلت کا یہ حال کہ چند طلبہ ناچ گانے کے لئے رنڈیاں لاتے ہیں وہ گاتے ہوئے اشعار میں کہتی ہیں نفس بتو تسلیم دم ۔ نکاح طلاق تو جدل اور ہزل دونوں سے ہو جاتا ہے ایک طالب علم کو یہ نکتہ سوجھا اور اٹھ کر جواب میں ناچتے ہوئے کہنے لگا قبول کردم ' قبول کردم پھر اس پر نکاح کا دعوی کیا اور نکاح ہو گیا یہ ایک جھلک ہے اس دور کے غفلتوں کی جس وقت تاتاریوں نے حملہ کیا عالم اسلام پر تو شوافع اور احناف کے باہمی جھگڑے اس حد تک بڑھ گئے تھے کہ ایک شافعی المسلک حاکم وقت کے سامنے حنفی نماز پڑھاتا ہے تکبیر کی جگہ خدائے تعالیٰ بزرگ است کہہ کر کھڑا ہوا پھر جلدی جلدی زمین پر ٹونگے مارے بیٹھ کر کہا یہ ہے حنفی نماز پھر ایک حنفی شخص نے منی سے جسم اور کپڑوں کو پلید کیا اور اس حالت میں نماز پڑھ کر کہا یہ ہے شوافع کی نماز اور اسالۃ دم کی وجہ سے بھی وضوء نہیں ٹوٹتا یہ حالت تھی ایک دوسرے کے توہین و تذلیل کی تو دشمن نے قبضہ کیا کہتے ہیں کہ دریائے دجلہ کتابوں سے بھر گیا اور پانی سیاہی بن گیا عرصہ تک بغداد کی گلیوں میں مسلمانوں کا خون بہتا رہا ۔۔۔ اس وقت ہم میں بھی کوتاہیاں ہیں لیکن آج ہم اس ارادے سے جمع ہوئے ہیں کہ ان حالات کا ایمانی قوت سے مقابلہ کر کے رہیں حضرت ابو بکر نے حضرت عمر سے کہا اجبار فی الجاھلیۃ و خوار فی الاسلام دین کے ایک مسئلہ میں اتنا سخت موقف اختیار کیا اسی طرح فرمایا کہ جن کے ہاتھ میں حضور صلعم نے جھنڈا دیا وہ میں واپس نہیں لے سکتا یہ فوج اب ضرور جائے گی اس سنت کا احیاء ہو گا اگر درندے آ کر مدینے میں ہماری ہڈیاں کیوں نوچنے نہ لگیں مگر دشمن پر لشکر کشی ہو گی آج تو ہم فوری اور ہنگامی طور پر یہاں جمع ہو گئے لیکن یہاں سے اٹھنے کے بعد پھر اپنے کاموں میں لگ گئے تو ناکام ہوں گے کامیابی تب ہو گی کہ دل و جان سے تہیہ کر لیں اتفاق قائم رکھیں اپنے فروعی اختلافات اور شکر رنجیوں کو بالائے طاق رکھیں یہ نہ سوچیں کہ صدارت اور نظامت ملی یا نہیں یا نام آیا نہ ان تمام چیزوں کو چھوڑ کر جسد واحد ایک مٹی ہونا ہے اگر کراچی کے کسی مدرسہ پر حملہ ہو تو سرحد والے سمجھیں کہ یہ حملہ ہم پر ہوا ہے اور اگر وہاں کسی دور کے قبیلے میں کسی مدرسے پر حملہ ہو تو سب اس کے لئے اٹھ کھڑے ہوں اگر ہم اس راہ میں جیل جانے گولی کھانے تختہ دار پر چڑھنے کے لئے تیار ہوں گے تب فریضہ ادا ہو گا حضرت ابو بکر تو حضور صلعم کے ایک حکم ایک سنت کی تعمیل کے لئے اس بات پر تیار ہیں کہ درندے ہماری ہڈیاں بھی نوچ لیں تو کوئی بات نہیں تو ان مدارس میں تو ۔ کل دین ہے تو صدق دل سے اللہ کے ساتھ معاہدہ کر کے تیار ہوں اور تیاری کریں انگریز اسی وجہ سے صدیوں میں دین کو ختم نہیں کر سکا ۔

پاکستان میں ۴۶ ۔ ۴۷ سے مختلف حکومتیں آئیں قیام پاکستان کے بعد ایک وزیر تعلیم سے کسی نے پوچھا کہ آپ کے ہاں دینی تعلیم کا منصوبہ کیا ہو گا اس نے کہا تم کس دینی تعلیم کو سوچ رہے ہو ہاں ہم یہاں یورپ سے اور ازہر سے علماء لائیں گے اور ایسے علماء تیار کریں گے ۔ مولانا حسین احمد مدنی اور مولانا آزاد جیسے علماء کے شاگرد نہیں ۔ مسٹر جناح نے تہیہ کیا تو ملک کو الگ کر کے چھوڑا تو ہم یہ تہیہ کیوں نہ کریں کہ ہمیں دین کی تحفظ ہر حالت میں کرنی ہے اور دین کے لئے مر مٹنے والے ہی تیار کرنے ہیں ۔ جو حکومتوں کی پیش کش ٹھکرائیں گے ۔ ہمیں کہا جاتا ہے کہ ہم سے امداد لے لو ہم دیں گے مگر ہم جھونپڑی نشینوں کا جواب ہونا چاہئے کہ ہمیں مت چھیڑو ہم ایک پیسہ لینے کے لئے تیار نہیں ۔ آپ سب حضرات علماء اور مہتممین ہیں اللہ تعالیٰ دین کا محافظ بنائے مگر ہماری غلطیوں کوتاہیوں کی وجہ سے امتحان سر پر آ گیا ہے یہاں ہم انابت الی اللہ کے ساتھ توبہ تائب ہوں کہ جتنا بھی ہو سکے گا جان و مال کی قربانی سے دریغ نہیں ہو گا مناسب ہے کہ چند اہل الرائے کی کمیٹی ہو جو مناسب تجاویز عشاء کے بعد عصر کے بعد سوچ لے تاکہ طریق کار واضح اور متعین ہو ۔